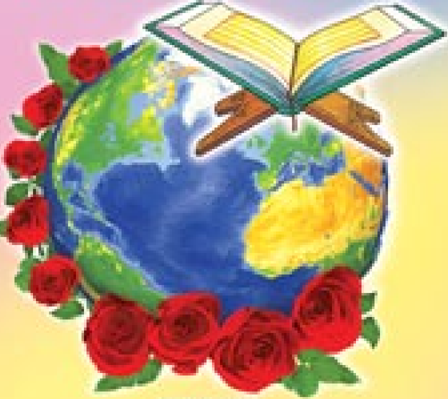
قومیت و صوبائیت اور زبان و رنگ کے تعصب کی اصلاح



ارشادات

عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال کراچی

قومیت وصوبائیت اور زبان ورنگ کے تعصّب کی اصلاح

ارشادات

شیخُ العرب والعجم عارف باللہ مجدّدِ زمانہ

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسبِ ہدایت وارشاد

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبت ہے
بہ اُمیدِ نصیحت دوستو اسکی اشاعت ہے

محبت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
جو میں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ تصانیف و تالیفات

محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

ضروری تفصیل

کتاب کا نام : قومیت وصوبائیت اور زبان ورنگ کے تعصب کی اصلاح

از افادات : عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اشاعت : ۶/ ذوالقعدۃ ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۲/ اگست ۲۰۱۵ء بروز ہفتہ

زیرِ اہتمام : شعبہ نشر واشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی

پوسٹ بکس : 11182 رابطہ: 92.21.34972080+ اور 92.316.7771051+

ای میل : khanqah.ashrafia@gmail.com

ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی، پاکستان

قارئین و محبین سے گزارش

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ! اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشر و اشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہوسکے۔

(مولانا) محمد اسماعیل

نبیرہ و خلیفہ مُجاز بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ

ناظم شعبۂ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

عنوانات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ النَّبِیِّ الۡکَرِیۡمِ

زبان ورنگ کا اختلاف اللہ تعالیٰ کی نشانی ہے

ارشاد فرمایا کہ سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِخۡوَۃٌ [1]

کوئی افریقہ سے آیا ہے کوئی لندن سے، کوئی بلوچستان سے کوئی پنجاب سے، کوئی سندھ سے، کوئی کہیں سے آیا ہے کوئی کہیں سے لیکن میں سب کو اپنا بھائی سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖ خَلۡقُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافُ اَلۡسِنَتِکُمۡ وَ اَلۡوَانِکُمۡ ؕ [2]

زبان ورنگ کا اختلاف یہ میری نشانیاں ہیں، اگر کوئی اللہ کی نشانی کو حقیر سمجھے تو اس کی بہت بڑی نالائقی ہے، وہ بڑا بے ہودہ آدمی

---

[1] الحجرٰت:۱۰

[2] الروم:۲۲

ہے، بڑے بڑے پڑھے لکھے لوگ زبان ورنگ کے اختلاف سے ایک دوسرے کو حقیر سمجھتے ہیں۔ لوگ گناہ کی حقیقت کو سمجھتے نہیں، اگر کوئی اللہ کی نشانی کو نہیں مانتا، انکار کرتا ہے تو یہ کفر ہے۔ کوئی پنجابی بولتا ہے، کوئی سندھی زبان بولتا ہے تو اردو زبان والے ہنستے ہیں۔ اردو اچھی زبان تو ہے لیکن اس کو تمام زبانوں سے اچھا اور افضل سمجھنا جائز نہیں اور کسی زبان کو حقیر سمجھنا جائز نہیں۔ انگریزی زبان کو بھی حقیر نہ جاننا چاہیے، اگر کوئی انگریز مسلمان ہو جائے تو کیا بولے گا؟ انگریزی ہی تو بولے گا، پس جتنی زبانیں ہیں سب کو اچھا سمجھو۔ اگر تم لندن میں پیدا ہوتے تو انگریزی بولتے، پنجاب میں پیدا ہوتے تو پنجابی بولتے، سندھ میں پیدا ہوتے تو سندھی بولتے لہٰذا جو زبان تمہاری ہوتی کیا اس کو حقیر سمجھتے؟ لہٰذا کسی زبان کو حقیر نہ سمجھو۔

جب ہم بنگلہ دیش گئے تو کبھی کسی بنگلہ دیشی کو حقیر نہیں سمجھا، اسی وجہ سے سب بنگلہ دیشی عاشق ہو گئے کیوں کہ مجھ میں عصبیت نہیں ہے، عصبیت کا نہ ہونا یہ بات بہت کم پاؤ گے۔ میرے کتنے دوست پنجاب کے ہیں لیکن ان کی پنجابی سے مجھے مزہ آتا ہے۔

عصبیت... سوءِ خاتمہ کا پیش خیمہ

اپنے قلب کا جائزہ لیتے رہو کہ عصبیت کا کوئی ذرّہ دل میں تو نہیں ہے۔ اگر عصبیت کا ایک ذرّہ بھی دل میں ہوا تو سوءِ خاتمہ کا اندیشہ ہے۔ ایک غزوہ میں ایک شخص بہت بہادری سے لڑ رہا تھا، ایک صحابی نے اس کی تعریف کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جہنمی ہے۔ وہ صحابی اس کے پیچھے لگ گئے۔ آخر میں دیکھا کہ وہ زخمی ہو گیا اور زخموں کی تاب نہ لا کر اپنی تلوار سے اس نے خود کشی کر لی۔ صحابی نے آ کر یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اور پوچھا کہ یا رسول اللہ! یہ کیا ماجرا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص اسلام کے لیے نہیں عصبیت کے لیے لڑ رہا تھا کہ میرے قبیلہ کا نام ہو گا۔ پس خوب سمجھ لو کہ عصبیت جہنم میں لے جانے والی ہے، زبان اور رنگ کو حقیر سمجھنا جہنم میں جانے کا سامان کرنا ہے۔

اس مضمون کو پھیلاؤ، اس کا بہت فائدہ ہو گا، آج کل اس کی ہر جگہ اشاعت کی ضرورت ہے ہر مسلمان اس مضمون کو آگے

پھیلائے۔ کسی زبان کو حقیر نہ سمجھو، زبان اور رنگ کی وجہ سے کسی کو حقیر سمجھنا دلیل ہے کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کی نشانی کا انکار کررہا ہے۔

جتنے آدمی یہاں موجود ہیں سب اس مضمون کو پھیلائیں وَاخۡتِلَافُ اَلۡسِنَتِکُمۡ وَ اَلۡوَانِکُمۡ آدمی اپنے باپ کی نشانی کی عزت کرتا ہے، اس کو دیکھ کر باپ کو یاد کرکے روتا ہے کہ یہ میرے ابّا کی نشانی ہے۔ وہ بندہ کتنا نالائق ہے جو اللہ تعالیٰ کی نشانی کو جھگڑے کا ذریعہ بناتا ہے۔ ساری دنیا کے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں چاہے لندن کے ہوں، چاہے یوگنڈا کے ہوں۔ کالے گورے اللہ تعالیٰ بناتے ہیں، خود نہیں بنتے، اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والے ہیں، رنگ وزبان کا اختلاف اللہ تعالیٰ کی نشانی ہے، جو قرآن پاک کی کسی آیت پر ایمان نہ لائے وہ قرآن پاک کا انکار کرنے والا ہے۔

زبانوں اور رنگوں کا اختلاف ذریعہ معرفتِ الٰہیہ ہے

اب ایک نئی بات سنو! جو شاید مجھ ہی سے سنو گے۔ ملاوی میں ایک رات دو بجے میری آنکھ کھل گئی تو کتا بھونک رہا تھا۔

میں نے سوچا کہ کیا بات ہے کہ یہاں کا کتا بھی اسی زبان میں بھونکتا ہے جس زبان میں کراچی کا کتا بھونکتا ہے۔ کتے بلی اور تمام جانور ہر ملک کے ایک ہی طرح بولتے ہیں۔ انگلینڈ کا کتا یہ نہیں کہتا کہ I am a dog اور انگلینڈ کی بلّی یہ نہیں کہتی کہ I am a cat بلکہ ہر ملک کی بلی میاؤں ہی کہے گی۔ بنگلہ دیش کے ایک عالم نے مزاحاً کہا کہ بلّی جو میاؤں کہتی ہے تو دراصل کہتی ہے کہ میں آؤں ؟ یعنی دستر خوان پر کیا اکیلے اکیلے ٹھونس رہے ہو میں آؤں ؟ لیکن انسانوں کی زبانیں ہر ملک اور ہر علاقہ کی مختلف ہیں اس کی کیا وجہ ہے ؟ دل میں یہ آیا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی معرفت کے لیے پیدا کیا ہے اس لیے ان کی زبانوں میں اختلاف کر دیا تا کہ اس اختلاف سے وہ مجھے پہچانیں کہ واہ رے میرے اللہ آپ کی کیا قدرت ہے کہ آپ نے کتنی زبانیں پیدا فرمادیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَ مِنْ اٰیٰتِہٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِکُمْ وَاَلْوَانِکُمْ تمہارے اختلاف زبان اور اختلاف رنگ میں میری نشانیاں ہیں اور نشانیاں جانوروں کو نہیں دی

جاتیں کیوں کہ ان کے اندر معرفت الٰہیہ کی صلاحیت ہی نہیں ہے ورنہ انگلینڈ کی بلّی انگریزی بولتی اور پاکستان کی بلی اردو بولتی اور بنگلہ دیش کا کتّا بنگلہ بولتا لیکن ساری دنیا کے جانور ایک ہی طرح بولتے ہیں، پاکستان کا گدھا اسی طرح بولے گا جس طرح انگلینڈ کا گدھا بولتا ہے اور انسانوں کو کیوں کہ اپنی معرفت کے لیے پیدا کیا اس لیے ان کی زبان اور رنگ میں اختلاف کر دیا لیکن یہ ہماری نادانی ہے کہ ہم اس کو وجہ فضیلت بنالیں کہ ہم گورے ہیں تم کالے ہو۔ معلوم ہوا کہ زبان اور رنگ کا اختلاف لڑنے کے لیے نہیں اللہ کی معرفت و محبت کے لیے ہے۔ اگر ابّا اپنی کوئی نشانی دے تو بچے اس کو دیکھ کر ابّا کو یاد کرتے ہیں یا آپس میں لڑتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ تو اختلاف السنۃ واختلاف الوان کو اپنی نشانی بتارہے ہیں اور ہم بجائے اپنے مالک کو یاد کرنے کے اس پر لڑ رہے ہیں اور اس کو اپنی اپنی فضیلت کا سبب بنا رہے ہیں۔ اس لیے دوسری جگہ فرمادیا:

اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ[۳]

---

[۳] الحجرات: ۱۳

تمہاری فضیلت اور کرامت زبانوں اور رنگوں پر نہیں ہے تقویٰ پر ہے جو جتنا زیادہ متقی ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنا ہی مکرم ہے۔

زبان ورنگ سے بالاتر ایک بے مثل قوم

لہٰذا جو دین سے بے وفا ہو کر اور اللہ اور رسول کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور دوبارہ یہودی اور عیسائی ہو گئے تو کوئی فکر مت کرو فَسَوۡفَ یَاۡتِی اللّٰہُ بِقَوۡمٍ یُّحِبُّہُمۡ وَ یُحِبُّوۡنَہٗۤ[۴] ہم عنقریب عاشقوں کی ایک قوم پیدا کریں گے جن سے ہم محبت کریں گے اور جو ہم سے محبت کرے گی اور قوم نازل فرمایا اقوام نازل نہیں فرمایا، جس سے معلوم ہوا کہ ساری کائنات میں جتنے لوگ اللہ سے محبت کرنے والے ہیں وہ سب ایک قوم ہیں، چاہے وہ ملاوی کا ہو یا پاکستان کا ہو، امریکہ کا ہو یا افریقہ کا ہو، کالا ہو یا گورا ہو سارے عالم کے اللہ کے عاشق اور اللہ سے محبت کرنے والے سب ایک قوم ہیں، اگر اللہ کے عاشقوں میں بہت قومیں ہوتیں اور کالے گوروں کا فرق ہوتا تو اللہ لفظ قوم نازل نہ فرماتا، اقوام نازل کرتا کہ ہم اپنے

---

[۴] المآئدة: ۵۴

عاشقوں کی اقوام نازل کریں گے لیکن فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ فرمایا کہ پوری دنیا میں جتنے میرے عاشق ہوں گے وہ سب کے سب ایک قوم ہیں، عاشقوں کی قوم الگ تھلگ نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ کے عاشق سب ایک قوم ہیں

البتہ محبت کے لیے ان کی زبانوں میں اور رنگ میں اختلاف ہے۔ یہ دلیل اختلافِ قومیت کی نہیں ہے، یہ اختلافِ تعبیرات ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ مختلف زبانوں میں ہمارا نام لیا جائے اور مختلف رنگ کے لوگ ہمیں یاد کریں، یہ ہمارا انتظام ہے، اختلاف السنۃ اور اختلاف الوان یعنی زبان و رنگ کے اختلاف میں ہم نے اپنی نشانی اور اپنی قدرت کا تماشہ دکھایا ہے کہ کوئی بنگالی بول رہا ہے کوئی انگریزی بول رہا ہے اور کوئی گجراتی بول رہا ہے: وَ مِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ تمہارے رنگ اور کلر اور تمہاری زبانیں جو الگ الگ ہیں یہ میری نشانیاں ہیں لہٰذا اس سے یہ مت سمجھنا کہ ہمارے عاشقوں

کی کئی قومیں ہیں، رنگ اور زبان کے اختلاف سے قوم کا مختلف ہونا لازم نہیں آتا۔ جو ہم سے محبت کرتا ہے چاہے وہ کسی رنگ اور کسی زبان کا ہو ایک قوم ہے، ساری دنیا بھر کے عاشق ایک قوم ہیں لہٰذا آپ کو ملاوی مل جائے، افریقی مل جائے، ایشیا کا مل جائے، انڈین مل جائے گجراتی مل جائے لیکن وہ اللہ و رسول سے پیار کرتا ہو تو اس سے معانقہ کرو، محبت کرو کہ واہ رے میرے پیارے ہم تم ایک برادری ہیں، یہاں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں، سارے عالم کے عاشق خدا ایک قوم ہیں، دلیل میں قرآن پاک کی آیت پیش کررہا ہوں ملاوی کے علماء یہاں موجود ہیں جنوبی افریقہ کے علماء موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں فَسَوۡفَ یَاۡتِی اللّٰہُ بِقَوۡمٍ میں ایک قوم پیدا کروں گا جس کی کیا شان ہوگی؟ یُّحِبُّهُمۡ اللہ تعالیٰ ان سے محبت کریں گے اور وَ یُحِبُّوۡنَهٗۤ اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت کریں گے، تو اللہ تعالیٰ کے عاشقوں کی قوم کی پہلی علامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے محبت

فرمائیں گے اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت کریں گے اور **بِقَوۡمٍ** میں جو **با** داخل ہے یہ **اتی یأتی** جو لازم تھا اس کو متعدی کر رہا ہے، کیا مطلب ہوا؟ کہ ہمارے دیوانے خود سے نہیں بنتے، دیوانے بنائے جاتے ہیں۔ اس لیے یہ **با** یہ معنیٰ پیدا کر رہا ہے کہ ہم لائیں گے اپنے عاشقوں کی ایک جماعت اور قوم جس کو ہم اپنا دیوانہ بنائیں گے۔

محبت دونوں عالم میں یہی جا کر پکار آئی
جسے خود یار نے چاہا اسی کو یادِ یار آئی

اللہ جس کی قسمت میں اپنا عشق اور اپنی محبت رکھتا ہے وہی اللہ کا دیوانہ ہوتا ہے، جس کو اللہ پیار کرتا ہے وہی اللہ کو پیار کرتا ہے، یہ بہت خوش نصیب لوگ ہیں، یہ بڑی قسمت والے ہیں بادشاہوں کو یہ قسمت نصیب نہیں ہے، اگر اللہ کو بھولے ہوئے ہیں تو بادشاہ زندگی بھر اپنی بادشاہت میں پریشان ہیں۔ تاج شاہی سر پر ہے اور سر میں درد سر ہے۔

شاہوں کے سروں میں تاج گراں سے درد سا اکثر رہتا ہے
اور اہل صفا کے سینوں میں اک نور کا دریا بہتا ہے

اللہ والوں کے سینوں میں نور کا دریا بہہ رہا ہے اور شاہوں کے سروں میں اپوزیشن کے ڈنڈے سے دردِ سر ہورہا ہے۔ تاجِ شاہی سر پر اور خود سلطنت کی کرسی پر اور کرسی کے نیچے سے اپوزیشن کے ڈنڈے کا فکر ہر وقت پریشانی میں مبتلا کیے ہوئے ہے۔

عاشقوں کی قومیت

دورانِ درسِ مثنوی ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آیت یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗٓ نازل کرکے بتادیا کہ میں اپنے عاشقوں سے محبت کرتا ہوں اور یہ مجھ سے محبت کرتے ہیں لیکن قَدَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَحَبَّتَہٗ عَلٰی مَحَبَّۃِ عِبَادِہٖ لِیَعْلَمُوْا اَنَّھُمْ یُحِبُّوْنَ رَبَّھُمْ بِفَیْضَانِ مَحَبَّۃِ رَبِّھِمْ [۵] اللہ نے اپنی محبت کو اپنے بندوں کی محبت سے پہلے بیان کیا تاکہ میرے بندے جان لیں کہ ان کو جو محبت میرے ساتھ ہے یہ میری ہی محبت کا فیض ہے۔

محبت دونوں عالم میں یہی جاکر پکار آئی
جسے خود یار نے چاہا اسی کو یادِ یار آئی

---

۵ روح المعانی:۶/۱۹۲،المائدۃ(۵۴)،دار احیاء التراث،بیروت

یہ آیت مرتدین کے مقابلے میں نازل ہوئی کہ جو مرتد ہوئے یہ بے وفا تھے، ان کو مجھ سے محبت نہیں تھی، یہ اہل محبت نہیں تھے اب ان کے مقابلے میں فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ نازل کر رہا ہوں کہ میں ایک قوم عاشقوں کی پیدا کروں گا جن سے میں محبت کروں گا اور جو مجھ سے محبت کریں گے۔ معلوم ہوا کہ عاشقوں کا وجود اللہ تعالیٰ کی طرف سے فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ کا ظہور ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک رہے گا چوں کہ اتیان میں تو سَوْفَ ہے لیکن اس کا تسلسل منقطع نہیں ہے لہٰذا آج بھی جو اللہ کی محبت میں مست ہو یا جو اپنے اللہ والے شیخ پر عاشق ہو تو سمجھ لو کہ یہ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ کا ایک فرد ہے۔ کون سی قوم؟ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ کی قوم، یہ ایک قوم ہے، اپنے عاشقوں کو اللہ نے ایک قوم قرار دیا ہے۔ لہٰذا ہم سب ایک قوم ہیں اگرچہ کوئی پنجابی، کوئی بنگالی، کوئی ہندوستانی، کوئی فارسی، کوئی عربی ہو ہزاروں ملکوں کے ہوں، ہزاروں زبانوں کے ہوں مگر ہم مختلف اقوام نہیں ایک ہی قوم ہیں۔ معلوم ہوا قومیت ملکوں سے نہیں بنتی، معلوم ہوا قومیت رنگ و نسل اور زبانوں

سے نہیں بنتی، ملکوں علاقوں خاندان اور قبائل سے نہیں اللہ کے عشق سے قومیت بنتی ہے۔ عالم میں جتنے اللہ کے عاشق ہیں سب ایک قوم ہیں۔ اگر ہر ملک اور ہر علاقے کے عاشقانِ خدا الگ الگ قومیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ **فَسَوۡفَ یَاۡتِی اللّٰہُ بِاَقۡوَامٍ** نازل فرماتے کہ ہم بہت سی اقوام پیدا کریں گے لیکن **فَسَوۡفَ یَاۡتِی اللّٰہُ بِقَوۡمٍ** مفرد نازل کرکے بتادیا کہ سارے عالم کے عاشق ایک ہی قوم ہیں، جو بھی اللہ کا عاشق ہے وہ ہماری قوم میں داخل ہے اور جو ان کا عاشق نہیں وہ ہماری قوم سے نہیں اگرچہ ہمارے وطن کا ہو، اگرچہ ہمارا قریبی رشتہ دار ہو، ہمارا خون، ہماری زبان، ہمارا ملک، ہمارا صوبہ، ہمارا علاقہ ہماری قوم نہیں ہے، ہماری قوم اللہ کے عاشقین سے بنتی ہے اس قومیت کے اجزائے ترکیبی دو ہیں ایک **یُحِبُّہُمۡ** اور دوسرا **یُحِبُّوۡنَہٗۤ** یعنی جن سے اللہ محبت کرتا ہے اور جو اللہ سے محبت کرتے ہیں یہ قوم وہ ہے جس کو خالق اقوام نازل فرمارہا ہے۔ امریکہ برطانیہ اور دنیا بھر کے کافر اس قوم کو کیا جانیں، ان کی قومیت تو رنگ و نسل ملک اور قوم اور زبانوں کے اختلاف کی بنیادوں پر بنتی ہے جس کا

نتیجہ بغض و نفرت وعداوت ہے۔ پیدا کرنے والا جانتا ہے کہ قومیت کیا چیز ہے، جس نے ہم سب کو پیدا کیا اس کی بتائی ہوئی قومیت معتبر ہے یا ان کافروں کی بنائی ہوئی؟ اس قوم کی امتیازی شان رنگ و نسل زبان اور ملک نہیں ہے اس کی امتیازی شان **يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ** ہے کہ یہ قوم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے پہلے **يُحِبُّهُمْ** فرمایا کہ اللہ ان سے محبت کرتا ہے مگر کیسے معلوم ہو کہ اللہ ان سے محبت کر رہا ہے؟ **يُحِبُّهُمْ** کی ضمیر **هم** کے افراد کو اب متعین نہیں کیا جاسکتا کیوں کہ نزول وحی بند ہو چکا، اب جبرئیل علیہ السلام نہیں آسکتے، نص قطعی سے تعین نہیں ہو سکتا کہ فلاں فلاں اشخاص سے اللہ کو محبت ہے پھر اللہ تعالیٰ کی محبت کے ادراک کا اب کون سا تھرمامیٹر ہے، کون سی دلیل ہے کیوں کہ اللہ کی محبت اپنے بندوں کے ساتھ مخفی ہے لیکن اللہ کے بندوں کی محبت اللہ کے ساتھ تو ظاہر ہے۔

عشق من پیدا و دلبر ناپدید

میرا عشق تو ظاہر ہے لیکن میرا محبوب پوشیدہ ہے میرا عشق یعنی

وضو کرنا، نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، طواف کرنا، جہاد کرنا، سر کٹانا سب ظاہر ہے مگر محبوب پوشیدہ ہے۔

در دو عالم ایں چنیں دلبر کہ دید

دونوں عالم میں ایسا محبوب دکھاؤ کہ جس کو دیکھا بھی نہیں لیکن ایک ہی دن میں ستر شہید احد کے دامن میں لیٹے ہوئے ہیں۔ اسی طرح آج بھی بندوں کی محبت تو میرے ساتھ ظاہر ہو رہی ہے لیکن اے دنیا والو! **یُحِبُّھُمْ** کا علم تمہیں کیسے ہو گا تم کیسے جانو گے کہ میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں کیوں کہ نزول وحی بند ہو چکا۔ لہٰذا آگے دلیل موجود ہے **وَیُحِبُّوْنَہٗٓ** جو لوگ مجھ سے محبت کر رہے ہیں تو سمجھ لو کہ میں بھی ان سے محبت کر رہا ہوں جس پر **یُحِبُّوْنَہٗٓ** کے آثار دیکھو تو سمجھ لو کہ یہ میری ہی محبت کا فیضان ہے۔ **یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗٓ** اللہ تعالیٰ نے مضارع نازل فرما کر بتادیا کہ میرے عشّاق حال میں بھی میرے باوفا رہیں گے اور مستقبل میں بھی میرے باوفا رہیں گے۔ یہی آیت دلالت کرتی ہے کہ اہل محبت کی صحبت میں رہنا چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ کی دائمی وفاداری حاصل ہو جائے۔

اور اس آیت کا نزول سارے عالم کے عاشقوں میں رابطہ اور محبت میں اضافہ کا ضامن ہے کیوں کہ جب ان کو معلوم ہو گا کہ ہم سب ایک قوم ہیں تو ہر قوم اپنی قوم کو محبوب رکھتی ہے۔ جن بچوں کو معلوم ہو کہ ہم ایک باپ کی اولاد ہیں ان میں آپس میں محبت ہوتی ہے اور جن کا تعلق باپ سے کمزور ہوتا ہے ان ہی کی آپس میں لڑائی ہوتی ہے، جو اللہ کی محبت سے محروم ہیں وہی آپس میں لڑتے ہیں اور اہلِ محبت چوں کہ سمجھتے ہیں کہ ہم ایک قوم ہیں، ایک جان ایک قالب ہیں اسی لیے ان کے قلب اور قالب پر اللہ کی محبت غالب ہے۔ ایک قوم ہونے کے احساس سے محبت میں خود بخود اضافہ ہو جاتا ہے۔ سارے عالم میں کسی ملک کسی علاقے کا کوئی اللہ والا پایا جاتا ہے تو ہر اللہ والا اس کی محبت محسوس کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ کے عاشقوں میں کبھی لڑائی نہیں ہوتی ایک عاشق دوسرے عاشق سے مل کر مست ہو جاتا ہے کیوں کہ یہ فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ کا فرد ہے۔

یوں تو ہوتی ہے رقابت لازماً عشّاق میں
عشق مولیٰ ہے مگر اس تہمت بد سے بری

بتائیے !کیا یہ علوم اختر پر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم نہیں ہیں کہ قرآن پاک کی آیات سے تصوف کے مسائل کا استخراج واستنباط ہورہا ہے اور آج زندگی میں پہلی بار **یُّحِبُّهُمۡ وَیُحِبُّوۡنَهٗۤ** سے عاشقوں کا ایک قوم ہونا اللہ تعالیٰ نے قلب پر منکشف فرمایا اور میرا دل کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اختر کو اس علم میں خاص فرمایا، شاید ہی کسی کا ذہن اس طرف گیا ہو کہ اللہ کا ہر عاشق خواہ کسی ملک کسی علاقے کسی رنگ کسی نسل کا ہو یہ سب ایک قوم میں داخل ہیں،اسی لیے اللہ تعالیٰ نے **فَسَوۡفَ یَاۡتِی اللّٰهُ بِقَوۡمٍ** نازل فرمایا **بِاَقۡوَامٍ** نازل نہیں فرمایا۔ قرآن پاک کے علوم غیر محدود ہیں، جب صاحبِ کلام غیر محدود ہے تو اس کے کلام کے لطائف اور خوبیاں کیسے محدود ہوں گی، غیر محدود ذات کی ہر صفت بھی غیر محدود ہوتی ہے اور یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ یہ تفسیر نہیں بلکہ اسرار و لطائفِ قرآنیہ ہیں۔

خاندان و قبائل کا مقصد تعارف ہے نہ کہ تفاضل و تفاخر

آج حضرت والا نے مجلس کے دوران یہ آیت پڑھی: **اِنَّا**

خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا [۱] حق سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے تم کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا یعنی بابا آدم علیہ السلام اور مائی حوا علیہا السلام سے وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ اور ہم نے تم کو مختلف خاندانوں میں تقسیم کر دیا لیکن یہ تقسیم تفاخر کے لیے نہیں بلکہ اس کا مقصد ہے لِتَعَارَفُوْا تاکہ تم کو ایک دوسرے کا تعارف حاصل ہو سکے۔ لیکن ہم لوگوں نے بجائے تعارف کے تفاضل اور تفاخر شروع کر دیا۔ جو پٹیل ہے وہ کہتا ہے کہ ہمارے مقابلے میں سب کھٹیل ہیں یعنی گھٹیا ہیں کوئی لمبات ہے کوئی گنگات ہے۔ اس آیت سے یہ مسئلہ نکلا کہ اپنے خاندان پر، اپنی برادری پر، اپنے القاب پر فخر کرنا نادانی ہے جو مقصدِ تعارف کے خلاف ہے۔ اس وقت مجھے بس یہ تھوڑی سی نصیحت کرنی ہے کہ لِتَعَارَفُوْا کا خیال رکھیے۔ تفاخر و تفاضل جائز نہیں کیوں کہ تفریقِ شعوب و قبائل سے اللہ تعالیٰ کا مقصد یہ ہے کہ آپس میں ایک دوسرے سے تعارف ہو جائے کہ وہ فلاں خاندان سے ہے، وہ فلاں قبیلہ

---

[۱] الحجرات: ۱۳

سے ہے۔ خاندان وقبائل سببِ عزت وشرف نہیں ہیں ۔ پھر عزت وشرف کس چیز میں ہے ؟ آگے ارشاد فرماتے ہیں: اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ اوراللہ تعالیٰ کے نزدیک معززوہ ہے جوزیادہ تقویٰ اختیار کرتا ہے۔جو جتنازیادہ متقی ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتناہی زیادہ معزز ہے۔

جنت میں کوئی صوبہ نہیں

خانقاہ میں امریکہ ، کینیڈا ، برطانیہ ، فرانس ، ری یونین، بنگلہ دیش، برما، ہندوستان وغیرہ کئی ملکوں کے لوگ جمع تھے جو اپنی اصلاح کے لیے حضرت والا کی خدمت میں آئے ہوئے تھے۔ اسی طرح پاکستان کے کئی صوبوں کے لوگ بھی تھے۔ ان کو دیکھ کر حضرت والا نے ارشاد فرمایاکہ اسلام کی حقانیت کی ایک بڑی دلیل ہے کہ کالے ، گورے ، سانولے ہر رنگ کے آدمی جمع ہوگئے اور یہاں رنگ اور زبان کی کوئی تفریق نہیں کیوں کہ جنت میں کوئی ملک اور کوئی صوبہ نہیں ہے، نہ وہاں فرانس ہے، نہ امریکہ ،نہ ہندوستان ،نہ بنگلہ دیش ،نہ پنجاب ،نہ

سندھ، نہ بلوچستان لہٰذا جن کو جنت میں جانا ہے ان کے دل میں عصبیت نہیں ہوتی۔ یہی علامت ہوتی ہے کہ یہ جنتی لوگ ہیں اور جنت میں سب کی زبان عربی ہوگی اور جو عربی نہیں پڑھا ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو سکھادیں گے۔ ہر جنتی عربی بولے گا، وہاں قومیت، صوبائیت لسانیت نہیں ہوگی کہ پنجابی پنجابی بول رہا ہے، سندھی سندھی بول رہا ہے، گجرات کا گجراتی بول رہا ہے، وہاں سب عربی بولیں گے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَالْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّؑ

میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو جاتی ہے جو میری وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں، ان کی آپس میں محبت کا سبب میں ہوں، نہ رشتہ داری، نہ قرابت داری، نہ بزنس پارٹنری کسی قسم کا رشتہ نہیں، نہ ملکی، نہ علاقائی، نہ لسانی، کوئی انگریزی بول

ؑ مؤطا امام مالك: ۲۳، باب ماجآء فی المتحابین فی الله / كنز العمال: ۸/۹ (۲۴۶۷۰)، باب من كتاب الصحبة فی الترغیب فیها، المؤسسة الرسالة

رہا ہے، کوئی عربی بول رہا ہے، کوئی اردو مگر میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کر رہے ہیں تو ان کو اپنی محبت عطا کرنا میرے ذمہ واجب ہو جاتا ہے ؎

میں ڈھونڈتا ہوں تجھ کو محبت کہاں ہے تو
اک قلب شکستہ ترے قابل لیے ہوئے

قیامت کے دن اعلان ہوگا اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِیَّ کہاں ہیں وہ لوگ جو دنیا میں میری وجہ سے آپس میں محبت کرتے تھے، ان کی زبان ایک نہیں تھی، علاقے ایک نہیں تھے، قومیت ایک نہیں تھی، خاندان ایک نہیں تھا، لیکن صرف میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے، وہ لوگ میرے عرش کے سائے میں آجائیں، تو معلوم ہوا کہ اہل جنت کو جنت میں عرش اعظم کی چھت کا جو سایہ ملے گا اللہ کے لیے آپس میں محبت کرنے والوں کو وہ سایہ میدان محشر ہی میں مل جائے گا اور ان کا کوئی حساب نہیں ہوگا۔

زبان اور رنگ... اللہ تعالیٰ کی دو عظیم الشان نشانیاں

اللہ تعالیٰ نے آج ایک علم عظیم عطا فرمایا کہ کسی زبان کو دل

سے حقیر سمجھنا یا زبان سے ظاہر کرنا اس میں خوفِ کفر ہے۔ چناں چہ تھانہ بھون میں حضرت تھانوی نے ایک شخص کا خط پڑھا جو بنگال سے آیا تھا جس میں لکھا تھا کہ ہم بہت ہانستا ہے اس کا علاج بتائیے۔ حضرت کی مجلس میں ایک صاحب نے کہا کہ یہ بنگالی معلوم ہوتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے اس جملے سے حقارت کی بو آرہی ہے کہ تم نے اہلِ بنگال اور ان کی زبان کو حقیر سمجھا لہٰذا تم جا کر دوبارہ کلمہ پڑھو اور دو رکعات نمازِ توبہ پڑھو۔ لہٰذا زبان کو حقیر سمجھنا اس لیے حرام ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ

اے دنیا والو! تمہاری زبانوں اور تمہارے رنگوں کا اختلاف میری نشانی ہے اور نشانی سے پہچان ہوتی ہے یعنی تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف میری معرفت کا ذریعہ ہے۔ میں افریقہ کے ملک ملاوی میں تھا، ایک صبح کتے بھونک رہے تھے۔ میں نے دوستوں سے عرض کیا کہ جانوروں کی زبان کو چوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی

معرفت کا ذریعہ نہیں بنایا اس لیے دنیا بھر کے جانوروں کی ایک ہی بولی ہے۔ کتا چاہے پاکستان کا ہو یا افریقہ کا ہو یا امریکہ اور برطانیہ کا ہو بھوں بھوں ہی کرے گا اور بلّی چاہے کسی ملک کی ہو میاؤں ہی کہے گی لیکن انسانوں کی زبانیں مختلف ہیں کیوں کہ ان کو اپنی نشانی اور معرفت کا ذریعہ بنانا تھا تاکہ لوگ اللہ تعالیٰ کو پہچانیں کہ واہ کیا شان ہے آپ کی کہ کتنی زبانیں آپ نے پیدا فرمادیں، لہٰذا کسی زبان کو یا کسی رنگ کو مثلاً کالوں کو حقیر سمجھنا اس میں اندیشہ کفر ہے۔ ایک شخص کسی بونے کو دیکھ کر ہنسنے لگا تو اس نے کہا کہ پیالے پر ہنس رہے ہو یا کمہار پر، پیالہ پر ہنسنا، پیالہ بنانے والے پر ہنسنا ہے، کسی کی بنائی ہوئی چیز کا مذاق اڑانا گویا کہ بنانے والے کا مذاق اڑانا ہے۔ اس آیت کے ذیل میں مجددِ زمانہ حکیم الامت کا مذکورہ بالا عمل ہماری تائید کرتا ہے۔ ہر انسان خواہ کسی رنگ کا ہو اور کسی زبان کا ہو اس میں ولی اللہ بننے کی صلاحیت موجود ہے، ایمان لے آئے اور تقویٰ اختیار کرے ولی اللہ ہو گیا، لہٰذا عقلاً بھی کسی کو حقیر سمجھنا جائز نہیں۔ لیکن زبانوں کے

بارے میں غیر شعوری طور پر شیطان حقارت ڈال دیتا ہے۔ اس کا خاص دھیان رکھنا چاہیے کہ کسی کی حقارت دل میں نہ آنے پائے، مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں؎

نہ کوئی راہ پا جائے نہ کوئی غیر آ جائے
حریم دل کا احمد اپنے ہر دم پاسباں رہنا

عصبیت کفر کی نشانی ہے

اس کے بعد حضرت والا نے مولانا عبد المتین صاحب سے فرمایا کہ بنگلہ زبان میں اس کا ترجمہ کرو۔ بنگلہ دیش سے پندرہ حضرات ، حضرت والا کے ساتھ عمرہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کرنے کے لیے آئے ہوئے تھے۔ ترجمہ کے بعد فرمایا کہ دیکھو ! بنگلہ زبان سے سب کو مزہ آیا، یہ کس وجہ سے ہوا؟ اس لیے کہ ایمان دل میں اتر گیا، اگر عصبیت اور نفسانیت ہوتی تو مزہ نہ آتا، اسی لیے ہمارے دوست آپس میں بہت محبت رکھتے ہیں، ہم سب ایک اُمّت ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر زبان کے نبی ہیں۔ بنگلہ دیشی ، ہندوستانی ، پاکستانی ، برطانوی ،

افریقی، امریکی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب کے نبی ہیں، مختلف زبانیں رکھنے والوں کا نبی ایک ہی ہے، اس لیے ہم سب ایک ہیں، جب ہمارا اللہ ایک ہے اور ہمارا رسول ایک ہے تو ہم سب ایک ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو ایک قوم فرمایا ہے۔مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗۤ تم میں سے جو مرتد ہو جائیں گے ان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ ایک قوم پیدا کرے گا جن سے اللہ محبت کرے گا اور جو اللہ سے محبت کریں گے، اللہ نے قوم نازل فرمایا، اقوام نازل نہیں فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے عاشقین سب ایک قوم ہیں چاہے وہ عربی ہوں یا عجمی ہوں، گورے ہوں یا کالے ہوں، چاہے وہ عربی بولتے ہیں یا انگریزی بولتے ہوں، بنگلہ بولتے ہوں یا اردو بولتے ہوں چاہے کوئی زبان بولتے ہوں لیکن اللہ سے محبت رکھنے والے سب ایک قوم ہیں، ایک اُمّت ہیں۔ اس لیے اختلافِ زبان اور اختلافِ رنگ سے خود کو ایک دوسرے سے برتر یا کمتر سمجھنا کفر ہے۔ فرض کر لو کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ہمارے درمیان

آجائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو عربی میں بولیں گے لیکن ہر زبان میں ایک ترجمان بنائیں گے۔ اقوال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ ہر زبان میں ہوگا، معلوم ہوا کہ ہر زبان ہماری ہے۔ اسی طرح ایک عالم دین کو دوسروں تک دین پہنچانے کے لیے ہر زبان کا ترجمان چاہیے۔ اس لیے زبانوں سے نفرت مت کرو، زبانوں سے نفرت میں بوئے کفر آتی ہے۔ ہر زبان کو اللہ نے اپنی نشانی فرمایا ہے: وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ زبانوں کا اختلاف اور تمہارے رنگوں کا اختلاف اس میں ہماری نشانیاں ہیں۔ اللہ کی نشانی کو حقیر سمجھنا، اس سے نفرت کرنا کفر ہے۔ زبان سے نفرت کرنا اور رنگ سے نفرت کرنا کہ یہ کالا ہے وہ گورا ہے یہ سب کفر کی باتیں ہیں، کوئی رنگ ہو اور کوئی زبان ہو، انگریزی ہو، فارسی ہو، عربی ہو، بنگالی ہو، اردو ہو، پشتو ہو سب اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں، اس لیے اللہ کی نشانی کو حقیر سمجھنا، ذلیل سمجھنا، کمتر سمجھنا کفر ہے۔ پس عصبیت اور صوبائیت کہ یہ فلاں ہے، وہ فلاں ہے اس لیے فلاں، فلاں سے بہتر ہے یہ کفر کی نشانی ہے اور جنت سے محرومی کی علامت ہے، جو لوگ جنت میں جانے والے ہیں وہ

عصبیت سے پاک ہوتے ہیں کیوں کہ جنت میں رنگوں کا اور زبانوں کا اختلاف نہیں ہے، جنت میں کوئی صوبہ نہیں ہے، جنت میں سب کی زبان عربی ہوگی، سب عربی بولیں گے۔ اب کوئی کہے کہ ہم تو عربی نہیں جانتے ہیں کیوں کہ ہم عربی پڑھے ہوئے نہیں ہیں تو جواب یہ ہے کہ وہاں اللہ سکھادے گا، جنت کی نعمتوں کا استعمال کرنے کا طریقہ اللہ الہام فرمادے گا، جنت کی نعمتیں ایسی ہیں: **مَا لَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ** [۵۸] کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں، نہ کسی قلب پر اس کا خیال گزرا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا تو جنت یاد بھی نہ رہے گی کہ جنت کدھر ہے اور جنت کی حوریں کہاں ہیں، اللہ تعالیٰ کی زیارت میں ایسا مزہ آئے گا۔

وہ سامنے ہیں نظامِ حواس برہم ہے
نہ آرزو میں سکت ہے نہ عشق میں دم ہے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بلد امین کی برکت سے اور کعبہ شریف کی برکت سے جنّتی ہونا مقدر فرمادیں، جنّت میں دخول اولیں

۵۸ صحیح البخاری: ۲/۴۰۷ (۴۷۹۰) سورۃ السجدۃ، المکتبۃ المظہریۃ

نصیب فرمادیں، دوزخ میں سزا پاکر جانے سے اللہ بچائے، جنّت نصیب فرمائے اور جنّتی اعمال کی توفیق دے اور اللہ جہنم سے بچائے اور اعمالِ جہنم سے بھی بچائے اور اللہ ہماری نالائقیوں کو، کوتاہیوں کو، خطاؤں کو معاف فرمادے۔ اللہ اپنی رحمت سے ہمیشہ خوشی دکھائے اور غم سے بچائے، بلااستحقاق اپنے فضل اور رحمتِ محضہ سے ولایت کا اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمادے۔ ہم لوگوں کو بھی، ہمارے بچوں کو بھی، ہمارے گھر والوں کو بھی اور جو ہمارے دوست احباب یہاں نہیں ہیں ان کو بھی نصیب فرمادیجیے اور سارے مسلمانوں کے حق میں میری دعا قبول فرمالیجیے اور تمام کافروں کو بھی آپ ایمان عطا فرما کر ولی کامل بنادیجیے، اپنی رحمت سارے عالم پر برسادیجیے، مچھلیوں کو پانی میں، جانوروں کو جنگلوں میں اور پرندوں کو فضاؤں میں عافیت عطا فرمائیے، سارے عالم پر رحمت کی بارش برسادیجیے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

❁❁❁❁

تعصب قومی ہو یا صوبائی، قبائلی ہو یا لسانی ہر شکل میں امت کی اجتماعیت اور اتحاد کے لیے زہر قاتل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے زمانہ جاہلیت کی ہر قبیح رسم کی طرح اس مرض کی بھی جڑ کاٹ دی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں واضح طور پر اعلان فرمادیا کہ تم میں سے کوئی برتر نہیں سوائے اس کے جو تقویٰ اختیار کرے۔

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالے "قومیت وصوبائیت اور زبان ورنگ کے تعصب کی اصلاح" میں نہ صرف تعصبات سے ہونے والے نقصانات کے مضر اثرات کے بارے میں آگاہی فرمائی ہے بلکہ قرآن وحدیث سے مزین دلائل کی روشنی میں ان کے ازالے اور ان سے بچاؤ کی تدابیر بھی نہایت موثر انداز میں بیان فرمائی ہیں۔ موجودہ صورت حال کے تناظر میں اس رسالے میں موجود باتوں پر عمل پیرا ہونا حقیقی معنوں میں ہر فرد کی ضرورت ہے۔ اس رسالے کا مطالعہ تعصب کی لگی ہوئی آگ ٹھنڈی کرنے کا تیر بہدف نسخہ ہے۔

ناشر
کتب خانہ مظہری
AT024